

کر ڈالے۔

۸۔ شرح : خواجہ حاکمی فرماتے ہیں :

”نا اُمیدی کی غایت اس سے بڑھ کر اور ایسی خوبی کے ساتھ

شاید ہی کسی نے بیان کی ہو۔“

جس کی اُمید کا برآنا مرنے پر موقوف ہو، اس کی نا اُمیدی دیکھنے کے قابل ہے۔ یعنی زندگی میں اس کی کسی اُمید کا پورا ہونا بالکل ناممکن ہو گیا اور مرنے پر اُمید پوری بھی ہوئی تو اس سے کیا حاصل ہو گزری ہوئی عمر تو واپس نہیں آ سکتی۔

۹۔ ۱۰۔ شرح : اے اسد! تم حسینوں کو چاہتے ہو، واہ! ذرا اپنی

صورت تو دیکھو، یہ اس قابل ہے بھی کہ حسینوں کو چاہے۔

اے غافل! ان چاند جیسے چہروں والے دلرباؤں کو چاہنے کے لیے بھی

آدمی کو خوش وضع اور خوب رو ہونا چاہیے۔

۱۔ شرح :

میری منزل مجھ سے

ہر قدم پر دور ہوتی

جار ہی ہے۔ میں کوشش

کر رہا ہوں کہ جہاں

پہنچنا ہے، پہنچ جاؤں

لیکن مقام مقصود اتنا

ہی بعید ہوتا جا رہا

ہے، جتنا میں اس

کے نزدیک پہنچنے کی

بہر قدم دوری منزل ہے نمایاں، مجھ سے

میری رفتار سے بھاگے ہے بیاباں، مجھ سے

درس عنوان تماشا بہ تغافل خوشتر

ہے نگہ رشتہ شیرازہ مرگاں، مجھ سے

وحشتِ آتشِ دل سے شب تنہائی میں

صورتِ دور رہا سایہ گریزاں، مجھ سے